روحِ تحقیق، جلد ۲، شمارہ ۴، مسلسل شمارہ:۶، اکتوبر۔دسمبر ۲۰۲۴ء

پنڈت لچھمی رام سرور لکھنوی کے احوال و آثار کا تعارفی مطالعہ

AN INTRODUCTORY STUDY OF THE LIFE AND WRITING OF PANDIT LACHMI RAM SARWAR

آمنہ افضل

پی ایچ ڈی اسکالر (فارسی)، شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

ڈاکٹر سید محمد فرید

پروفیسر فارسی، شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

Abstract:

Non-Muslim poets, particularly Hindus, have made significant contributions to the promotion of Persian language and literature in the subcontinent. They embraced Persian as a literary medium, showcasing their creative talents through it. A notable figure in this context is Pandit Lachhmi Ram Sarwar Lacknavi, who played a vital role in Persian literature during the late eleventh century and early twelfth century Hijri. Originally from Kashmir, he later settled in Lucknow, where he spent the remainder of his life. Sarwar Lacknavi was an accomplished poet, particularly renowned for his mastery of Persian ghazals. His Dewan (collection of ghazals) remains a testament to his literary prowess, with manuscripts preserved in various libraries. This article explores the life of Sarwar Lacknavi, delves into his Dewan, and examines the themes and artistry of his ghazals.

Keywords:

لچھمی رام سرور لکھنوی، فارسی غزل، برصغیر، ہندو، فارسی شعرا، خطی نسخہ، غزنوی۔

احوال:

فارسی زبان و ادب برصغیر کے ان بڑے موضوعات میں شامل ہے جو پوری دنیا میں برصغیر کی پہچان کا سبب ہیں۔ فارسی زبان برصغیر میں مسلمان فاتحین کے ساتھ آئی اور اسی وقت سے ہی یہاں کے لوگوں نے اس میں دل چسپی لی اور اس زبان و ادب کو اپنی تخلیقات کا مرکز بنایا۔ اس ضمن میں صرف مسلمان ہی پیش پیش نہیں رہے بلکہ دوسرے مذاہب اور خصوصاً ہندو مذہب کے لوگوں نے اس زبان و ادب کی طرف بہت توجہ کی اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں سے فارسی زبان کو مالا مال کر دیا۔(۱) برصغیر کے فارسی ادب کی تاریخ ان باصلاحیت سخنوروں سے بھری پڑی ہے جو مذہباً ہندو تھے لیکن انھوں نے اپنی تخلیقی اور تحقیقی روش سے فارسی زبان و ادب کو عروج بخشا اور فارسی ادب میں بہترین تخلیقات یادگار چھوڑیں۔(۲)

فارسی زبان میں اپنے کمال کے اظہار دکھانے والے ایسے ہندو مذہب کے لوگوں میں سے ایک شخصیت پنڈت لچھمی رام کی بھی ہے جو سرور لکھنوی کے تخلص سے مشہور ہے۔ یہ بارہویں اور تیرہویں صدی ہجری کے ان فارسی شعرا میں سے ہے جنھوں نے فارسی زبان کی تاریخ میں یادگار آثار چھوڑے۔ سرور لکھنوی فارسی غزل کا بہت بڑا شاعر ہے اس کا دیوان نسخہ خطی کی شکل میں مختلف لائبریریوں میں محفوظ ہے۔

پنڈت لچھمی رام سرور لکھنوی کا دورِ حیات برصغیر میں فارسی ادب کے حوالے سے بہت زیادہ اہم ہے۔ اس دور میں برصغیر بہت سی تبدیلیوں سے گزر رہا تھا اور ان تبدیلیوں کے زیر اثر فارسی ادب کے رواج میں کمی آ رہی تھی۔ لیکن سرور لکھنوی جیسے سخن شناس اور ادب پرور لوگوں کی بدولت فارسی ادب نے اپنی اہمیت اور پہچان برقرار رکھی۔ ان کے کلام کی تصحیح اور تدوین سے ان تبدیلیوں کی شناخت ممکن ہے جو اس زمانے کی سیاسی، سماجی اور ثقافتی فضا کے سبب فارسی ادب میں رونما ہوئیں۔(۳)

سرور لکھنوی کا نام پنڈت لچھمی رام ہاکسر تھا۔ اس کا تعلق کشمیر سے تھا۔ (۴) اس کے مفصل حالات نہیں ملتے۔ اس قدر پتہ چلتا ہے کہ شجاع الدولہ کے عہد کے آخری دنوں میں یا آصف الدولہ کے عہد کے آغاز میں یہ کشمیر سے لکھنو چلا گیا تھا اور اودھ کے نواب کے ہاں نائب میر منشی اور قندھاری رسالے کے وکیل کے طور پر کام کرتا رہا۔ (۵) عبدالرحمن خان کا بیٹا حبیب اللہ خان اس رسالے کا افسر تھا اور ایک خوش شکل نوجوان تھا۔ حسن پرستی سرور کی شاعرانہ طبیعت کا اثاثہ تھی۔ وہ قندھاری رسالے کے اس نوجوان حبیب اللہ خان سے عشق کرتا تھا۔ اور اس نے اپنی شاعری کا کافی حصہ حبیب کے لیے وقف کیا۔ سرور کچھ عرصہ اندور میں بھی رہا۔ سرور کا دامن کبھی دولتِ دنیا سے مالا مال نہیں ہوا۔ مصحفی کے تذکرہ ریاض الفصحا کی تصنیف (۱۲۲۱ق) تک سرور لکھنوی زندہ تھا۔ مصحفی نے لچھمی رام کو مرزا حاجی کے مشاعرے میں دیکھا تھا اس وقت اس کی عمر ساٹھ برس سے زائد تھی۔(۶) اس نے نواب سعادت علی خان کے زمانے میں وفات پائی۔ سرور فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شعر کہتا تھا۔ اس کی شاعری زیادہ تر غزل پر مشتمل ہے۔ چکبست نے لکھا ہے کہ ایک بار لکھنو کے مشاعرے میں اس کی غزل اتنی عمدہ تھی کہ سارے مشاعرے پر چھا گئی اور مرزا قتیل دہلوی نے اس کے ایک شعر کے سامنے اپنی غزل پھاڑ ڈالی۔(۷)

آثار:

سرور لکھنوی کا ایک فارسی دیوان یادگار ہے۔ اس کے دیوان میں تین سو کے قریب غزلیں، دو ترجیع بند، ایک مثنوی اور ایک قصیدہ شامل ہے۔ مثنوی اور قصیدہ حبیب اللہ خان کی تعریف میں لکھا گیا ہے۔(۸) اس دیوان کے تین خطی نسخے ہیں، جن میں سے دو پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری میں ہیں(۹) اور ایک نسخہ برٹش میوزیم لائبریری میں ہے۔ اس نسخے کے مطابق مثنوی کی تاریخ تالیف ۱۲۲۷ ہجری ہے۔

نسخہ اول: یہ نسخہ پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری میں شمارہ ۵۲۶۶ پر محفوظ ہے اس نسخے کا آغاز اس طرح ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

به تحرير آورم گرنامه بيتابى دلها
نويسد خامه جايى مد بسم الله بسملها
اگر حور و پرى پروانه اش گردد سزد كامشب
فتاد آتش ز شمع روى او درجان محفلها

اس نسخے کے ۲۳۶ صفحات ہیں۔ یہ نسخہ صاف اور واضح ہے اور غزلیات مکمل ہیں اور زمانی اعتبار سے بھی یہ نسخہ پہلے لکھا گیا ہے۔(۱۰)

نسخہ دوم: یہ نسخہ پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری میں شمارہ KPi VI 34/2445 پر محفوظ ہے۔ کاتب نے ترقیمہ میں وضاحت کی ہے کہ یہ نسخہ ایک کرم خوردہ نسخے سے نقل کر کے لکھا گیا اور ضروری تصحیح بھی کی گئی ہے۔ کاتب کو یہ بھی گمان ہے کہ اس کرم خوردہ نسخے پر اشعار میں اکثر جگہیں خالی ہیں جس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ شاید یہ خود مصنف کا مسودہ ہو۔ لیکن مسودے سے تاریخ ضائع ہو گئی ہے صرف کاتب کا نام اور ۲۲ لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد کاتب نے مصنف کے کچھ حالات درج کیے ہیں اس کی نقل کی تاریخ ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۶ ہجری ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۸ء ہے۔(۱۱)

نسخہ سوم: یہ خطی نسخہ برٹش میوزیم لائبریری لندن میں موجود ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

شمارہ ۲۸۵ or برگ ۱۱۰، آغاز:

به تحریر آورم گرنامه بیتابی دلها
نویسد خامه جایی مد بسم الله بسملها

اس نسخے میں غزلیں الف بائی ترتیب میں ہیں مخمسات ایک قصیدہ اور ایک مثنوی بھی شامل ہے۔(۱۲)

سرور لکھنوی کی شاعری:

سرور اپنے زمانے کا معروف شاعر تھا۔ اس کی شاعری میں برصغیر کی فارسی غزل کا بہترین انداز پایا جاتا ہے۔ اس کے دیوان میں خوبصورت، دلنشین، سادہ اور روان شعر موجود ہیں۔ جو نہ صرف پڑھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں بلکہ سبک ہندی اور سبک عراقی کے شاعروں کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

سرور نے شعر گوئی میں کلاسیکی شعراء کی پیروی کی ہے اور اس میں کامیاب بھی ہوا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ سرور کے ہاں حافظ کا رنگ نظر آتا ہے۔ چکبست لکھتے ہیں کہ سرور کے کلام کا رنگ دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے حافظ شیرازی کا طرز اپنایا ہے اور عاشقانہ اور رندانہ مضامین فصیح اور پاکیزہ زبان میں نظم کیے ہیں۔(۱۳) حافظ شیرازی سے اس اکتساب کا ذکر خود سرور نے اپنی پہلی غزل کے مقطع میں کیا ہے:

به وجد آورد امشب نغمۂ شیراز سرور را
"الا یا ایها الساقی ادرکاساً و ناولها"(۱۴)

سرور لکھنوی کے ہاں ایک نمایاں رجحان یہ ہے کہ اس نے اپنی غزلوں میں کثرت سے اپنے محبوب حبیب اللہ خان کا ذکر کیا ہے اور یہ ذکر زیادہ تر مقطع میں ہوا ہے۔ چند مثالیں یہاں درج کی جاتی ہیں:

کرد از حبیب حور به شکل بشرعیان
سرور نگر توصنعِ خدای جلیل را(۱۵)
گفته ام سرور سخن از بس که در وصف حبیب
حوریان در خلد می خوانند دیوان مرا(۱۶)
هست خاشاک سرکوی حبیب
سرورا تاج جهان داری ما(۱۷)
نیست سرور به جهان کس چو حبیب
یک سخن فهم و سخن دان پیدا(۱۸)

سرور من و تو واصف و مداح حبیبیم
گردد چه عجب پر ز گهر گر دهن ما(۱۹)
توتیای دیده باشد خاک پایت ای حبیب
ساختم ز آن در درون دیده جایت ای حبیب(۲۰)

سرور نے مشکل زمینوں میں بھی کامیابی کے ساتھ شعر کہے ہیں(۲۱) اور ہر طرح کی ردیف کو کامیابی سے برتا ہے۔ ذیل کی غزلیں اس فنی مہارت کی دلیل ہیں:

ای دل چنین به خون چه تپیدی، چه شد ترا
از تیغ غمزهٔ که شهیدی، چه شد ترا(۲۲)
شبی کسی به در او تپید و هیچ نگفت
چه ناله ها که ز دل بر کشید و هیچ نگفت(۲۳)
ز ناز آن زلف عنبر بار گاهی راست گاهی کج
چه خوش زیباست بر رخسار گاهی راست گاهی کج(۲۴)

سرور کا کلام صنائع ادبی سے بھرا ہوا ہے۔ چند ایک مثالیں یہاں درج کی جاتی ہیں:

تشبیہ:

بر گل از سنبلِ تر ساز نقاب
یعنی آن زلف سمن سا بگشا(۲۵)
گر ندیدی، از خد و خطش نگر
جلوه گر یکجا تو صبح و شام را(۲۶)
سینه ام باغ است از گلهائی داغ
ناله های من نوای عندلیب(۲۷)
شد ز رویت مه تابان پیدا
وز قدت سرو گلستان پیدا(۲۸)

تجنیس:

حقهٔ یاقوت یاقوت دل و جان یا نبات
چشمه آب بقا یا لعل شیرین گوی اوست(۲۹)

اس شعر میں "یاقوت" اور یاقوت" میں تجنیس ہے

تضاد:

ناصحا خاموش و در نیک و بد ما دم مزن
دوست کو نیکوست گر بد خوست ما دانیم و دوست (۳۰)

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) فلاح، مرتضی، جایگاہ فرہنگ و زبان فارسی در شبہ قارہ، فصلنامہ مطالعات شبہ قارہ، (زاہدان: دانشگاہ سیستان و بلوچستان، ۱۳۸۹ش)، ۹۲۔

(۲) عابدہ خاتون، ہندو و فارسی شعراء مغل عہد میں، (دہلی: کتب خانہ حمیدیہ، ۲۰۱۴ء)، ۳۱۔

(۳) عبداللہ، سید، ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ، (دہلی: انجمن ترقی اردو، ۱۹۴۲ء)، ۹۳۔

(۴) راشدی، سید حسام الدین، تذکرہ شعرای کشمیر، جلد اول، (لاہور: اقبال اکیڈمی پاکستان، ۱۹۸۳ء)، ۳۵۳۔

(۵) صابر دہلوی، مرزا قادر بخش (۱۹۶۶ء)، تذکرہ گلستان سخن، جلد دوم، (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۶۶ء)، ۱۳۔

(۶) مصحفی غلام ہمدانی، تذکرہ ریاض الفصحاء بہ کوشش مولوی عبدالحق، (اورنگ آباد: انجمن ترقی اردو، ۱۹۳۶ء)، ۱۳۷۔

(۷) چکبست، پنڈت برج نرائن، "سخندان کشمیر لچھمی رام سرور"، مجلہ کشمیر درپن، جلد ۲، (الہ آباد: انڈین پریس، ستمبر ۱۹۰۵ء)، ۹۔

(۸) راشدی، سید حسام الدین، تذکرہ شعرای کشمیر، جلد اول، (لاہور: اقبال اکیڈمی پاکستان، ۱۹۸۳ء)، ۳۵۳۔

(۹) نوشاہی، سید عارف، فہرست نسخہ ہای خطی فارسی کتابخانۂ مرکزی دانشگاہ پنجاب لاہور، (تہران: میراث مکتوب، ۱۳۹۰ش)، ۹۸۶۔

(۱۰) ایضاً

(۱۱) ایضاً

(12) Rieu, Charles, *Catalogue of the Persian Manuscripts in British Museum*, Vol 2, (London: 1881), 724-725.

(۱۳) چکبست، پنڈت برج نرائن، "سخندان کشمیر لچھمی رام سرور"، مجلہ کشمیر درپن، جلد ۲، (الہ آباد: انڈین پریس، ستمبر ۱۹۰۵ء)، ۳۔

(۱۴) سرور لکھنوی، پنڈت لچھمی رام (۱۸۲۵ء)، دیوان سرور، خطی نسخہ، شمارہ ۷۵۶۶، (لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ۱۸۲۵ء)، ۱۔

(۱۵) ایضاً، ۵۔

(۱۶) ایضاً، ۱۹۔

(۱۷) ایضاً، ۲۵۔

(۱۸) ایضاً، ۲۸۔

(۱۹) ایضاً، ۳۰۔

(۲۰) ایضاً، ۴۲۔

(۲۱) چکبست، پنڈت برج نرائن، "سخندان کشمیر لچھمی رام سرور"، مجلہ کشمیر درپن، جلد ۲، (الہ آباد: انڈین پریس، ستمبر ۱۹۰۵ء)، ۵۔

(۲۲) سرور لکھنوی، پنڈت لچھمی رام (۱۸۲۵ء)، دیوان سرور، خطی نسخہ، شمارہ ۷۵۶۶، (لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ۱۸۲۵ء)، ۱۱۔

(۲۳) ایضاً، ۳۷۔

(۲۴) ایضاً، ۸۱۔

(۲۵) ایضاً، ۵۔

(۲۶) ایضاً، ۹۔

(۲۷) ایضاً، ۴۴۔

(۲۸) ایضاً، ۲۷۔

(۲۹) ایضاً، ۴۷۔

(۳۰) ایضاً، ۵۲۔

BIBLIOGRAPHY

- Chakbast, Pandat Burj Narain, "*Sukhandan e Kashmir, Lachhmi Ram Sarwar*", Journal "*Kashmīr Darpan*", (Ilahabad: Indian Press, September 1905).
- Rashidi, Syed Hussam ud Din, *Taẕkira Sho'ra-e Kashmīr*, Part I, (Lahore: Iqbal Academy Pakistan, 1983).
- Sarwar Lakhnawi, Pandat Lachhmi Ram, *Dīvān-e Sarvar*, Manuscript No. 7566, (Lahore: Main Library, University of the Punab, 1825).

- Sabir Dehlavi, Mirza Qadir Bakhsh, *Tazkira Gūlistān-e Sukhan*, Vol 2, (Lahore: Majlis e Taraqi e Adab, 1966).
- Abida Khatoon, *Hind-o Fārsī Sho'ra Mughal Ehad Men*, (Delhi: Hamidia Library, 2014).
- Abdullah, Syed, Adabiat e Farsi Main Hinduon Ka Hisa, (Delhi: Anjuman Taraqi e Urdu, 1942)
- Falah, Murtaza, *"Jaegah e Farhang o Zaban e Farsi Dr Shibe Qareh"*, Journal "Mutalát e Shibe Qareh", (Zahidan: University of Sistan & Balochistan, 1389)
- Mushafi, Ghulam Hamadani, Tazkira Riyad Ul Fusaha, by Maulavi Abdul Haq, (Orangabad: Anjuman Taraqi e Urdu, 1936)
- Noshahi, Syed Arif, *Fehrist e Nuskha Ha e Khati e Farsi Dr Kitabkhana e Markazi e Danishgah e Punjab Lahore*, (Tehran: Meras Maktoob, 1390)
- Rieu, Charles, *Catalogue of the Persian Manuscripts in British Museum*, Vol 2, P 724-725, (London:1881).

❖❖❖